سورة النساء

آيات ۹۴ - ۱۰۰

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ
السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ
كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
خَبِيْرًا ﴿٩٤﴾ لَا يَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ
عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى
الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ ﴿٩٥﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَ مَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؑ ﴿٩٦﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْۤ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا
مُسْتَضْعَفِيْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ قَالُوْۤا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ
فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ۙ ﴿٩٧﴾ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ
النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ ﴿٩٨﴾

سورۃ النساء

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست۔

خاندان کی مضبوطی کا دارومدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ

ریاست کا استحکام۔ داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی

منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں

اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اسلامی اجتماعیت کے فرائض میں سے

آیات ۱-۴۳ اسلامی حسن معاشرت کے احکام

امتِ مسلمہ کو خطاب۔ احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوق یتامیٰ، وراثت، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں…)

1

آیات ۴۴-۵۷ اہل کتاب کو خطاب

ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی

نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

آیات ۵۸-۵۹ رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض

حقِ امانت کی ادائیگی، عدل و انصاف کی پاسداری و بالادستی

اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

آیات ۶۰-۱۱۵ نفاق اور جہاد کے مباحث

منافقین کی متضاد روش، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

آیات ۱۱۶-۱۳۴ بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب

اولاد ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی گمراہی، ان کی خوش فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

آیات ۱۳۵-۱۵۲

اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم

نفاق سے بچنے کی تاکید

6

آیات ۱۵۳-۱۷۵ اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب

یہود کو بھی خطاب، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے، عقیدۂ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

آیات ۱۷۶- آیت کلالہ

قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا - اے لوگو جو ایمان لائے

ضَرَب - مارنا، سفر پہ نکلنا، چلنا پھرنا، بیان کرنا، غالب آنا، مزاحمت کرنا.....

اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - جب بھی تم نکلو اللہ کی راہ میں

فَتَبَيَّنُوْا - تو تحقیق کرلیا کرو (ب ي ن)

تَبَيَّنَ يَتَبَيَّنُ ، تَبَيُّنًا - کھولنا، تحقیق کرنا (VI)

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ - اور نہ تم کہو اس کے لیے جس نے

اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ - ڈالا تمہاری طرف سلام

لَسْتَ مُؤْمِنًا - کہ تو نہیں ہے مؤمن

تَبْتَغُوْنَ - تم چاہتے ہو

اِبْتَغٰى يَبْتَغِي ، اِبْتِغَاءً - چاہنا (VIII)

عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا - سامان دنیوی زندگی کا

عَرَض - مال واسباب، چوڑائی، نمائش، سامنے

فَعِنۡدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيۡرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيۡكُمۡ فَتَبَيَّنُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ۝٩٤

فَعِنۡدَ اللّٰهِ - تو اللہ کے پاس ہے

مَغَانِمُ كَثِيۡرَةٌ - کثیر مال غنیمت ہیں

كَذٰلِكَ كُنۡتُمۡ - اس کی مانند تم تھے

مِّنۡ قَبۡلُ - اس سے پہلے

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيۡكُمۡ - پھر احسان کیا اللہ نے تم پر

فَتَبَيَّنُوۡا - پس تم تحقیق کر لیا کرو

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ - یقیناً اللہ ہے

بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا - اس سے جو کرتے ہو خوب باخبر

مَغَانِم - مَغنَم اور غَنیمةً کی جمع (دشمن سے ہاتھ آنے والا مال)

غَنَم کے معنی بکریاں (پھر اس کا اطلاق ہر قسم کے مالِ غنیمت پر

مَنَّ يَمُنّ ، مَنًّا احسان کرنا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ
لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ۭ كَذٰلِكَ
كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٩٤﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلو تو دوست دشمن میں تمیز کرو اور جو تمہاری طرف سلام سے تقدیم کرے اُسے فوراً نہ کہہ دو کہ تو مومن نہیں ہے اگر تم دنیوی فائدہ چاہتے ہو تو اللہ کے پاس تمہارے لیے بہت سے اموال غنیمت ہیں آخر اسی حالت میں تم خود بھی تو اس سے پہلے مبتلا رہ چکے ہو، پھر اللہ نے تم پر احسان کیا، لہٰذا تحقیق سے کام لو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے باخبر ہے

Believers! When you go forth in the way of Allah, discern (between friend and foe), and do not say to him who offers you the greeting of peace: 'You are not a believer. If you seek the good of this worldly life, there lies with Allah abundant gain. After all, you too were such before, and then Allah was gracious to you. Discern, then, for Allah is well aware of what you do.

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَتَبَيَّنُواْ وَلَا تَقُولُواْ لِمَنۡ أَلۡقَىٰٓ إِلَيۡكُمُ ٱلسَّلَٰمَ لَسۡتَ مُؤۡمِنٗا تَبۡتَغُونَ عَرَضَ ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا

دارالحرب کے مسلمانوں کے تحفظ کے لیے مزید اہتمام

- گزشتہ آیت میں قتل مومن عمداً پر سخت وعید بیان فرمائی گئ تھی۔ اب آگے ان آیات میں پہلے بیان فرمایا جاتا ہے کہ احکام شرعیہ کے جاری ہونے میں اور کسی شخص کے مومن ہونے کے لیے ظاہری اسلام کافی ہے۔ جو شخص اسلام کا اظہار کرے اس کے قتل سے بچنا واجب ہے
- اس آیت کریمہ کے نزول کے وقت مسلمانوں کی غالب اکثریت تو ہجرت کرکے مدینہ آچکی تھی لیکن ابھی تک کچھ ایسے مسلمان بھی تھے جو اپنی حقیقی مجبوریوں کے باعث ہجرت کرنے پر قادر نہ ہو سکے۔
- لڑائیوں کے مواقع پر کبھی یہ پیچیدگی پیش آجاتی تھی کہ کوئی شخص جو ان دشمن قبائل میں سے ہو اور مسلمان ہو، مسلمانوں کے سامنے " السلام علیکم " کہہ کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا لیکن مسلمان اسے دشمن سمجھ کر قتل کردیتے، اس کی چیزیں غنیمت کے طور پر لوٹ لیتے۔
- اللہ نے قرآن مجید میں اس پیچیدگی کو حل کیا کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کی حیثیت سے پیش کرے اس کے متعلق تمہیں سرسری طور پر یہ فیصلہ کردینے کا حق نہیں ہے کہ وہ محض جان بچانے کے لیے جھوٹ بول رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ سچا ہو اور ہو سکتا ہے کہ جھوٹا ہو۔ حقیقت تو تحقیق ہی سے معلوم ہو سکتی ہے
- اگر کوئی مسلمان اپنے ایمان کی شہادت کے لیے تمہیں سلام کرے تو مال غنیمت کی طمع میں اس کے ایمان کا انکار نہ کرو

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا ضَرَبْتُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَتَبَيَّنُوا۟ وَلَا تَقُولُوا۟ لِمَنْ أَلْقَىٰٓ إِلَيْكُمُ ٱلسَّلَٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا

- ایمان کا تعلق چونکہ دل سے ہے اور دل کا حال سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جان سکتا، لہٰذا دنیا میں تمام معاملات کا اعتبار زبانی اسلام (اقرارٌ باللّسان) پر ہی ہوگا۔ اگر کوئی شخص کلمہ پڑھ رہا ہے اور اپنے اسلام کا اظہار کر رہا ہے تو آپ کو اس کے الفاظ کا اعتبار کرنا ہوگا۔
- تحقیق کے بغیر چھوڑ دینے میں اگر یہ امکان ہے کہ ایک کافر جھوٹ بول کر جان بچا لے جائے، تو قتل کر دینے میں اس کا امکان بھی ہے کہ ایک مومن بے گناہ تمہارے ہاتھ سے مارا جائے
- مومن کی جان کے احترام کی آخری حد یہی ہو سکتی ہے جو اس آیت سے ظاہر ہوتی ہے
- دارالحرب میں عین دوران جنگ میں بھی اگر ایک شخص اپنے ایمان کے اظہار کے لیے سلام کر دے یا کلمہ پڑھ دے تو مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ بغیر تحقیق کے اس خلاف تلوار اٹھائے۔ جنگ کے ہنگامی حالات میں اس طرح کی تحقیق اگرچہ نہایت مشکل کام ہے اور یہ اندیشہ بھی ہے کہ اس سے دشمن فائدہ اٹھائے لیکن اسلامی غزوات میں اس ہدایت کی پوری پابندی کی گئی
- ایک غزوہ میں حضرت اسامہ بن زید سے اس معاملے میں بے احتیاطی ہو گئی تو حضور ﷺ نے اس طرح اس پر تنبیہ فرمائی کہ سننے والوں کے دل دہل گئے۔
- اسلامی غزوات کا اصل مقصود فتوحات حاصل کرنا اور مال غنیمت جمع کرنا نہیں تھا بلکہ مظلوم مسلمانوں کو کفار کے پنجہ سے چھڑانا تھا تو یہ بات کس طرح گوارا کی جاسکتی تھی کہ کسی مسلمان کی جان خطرے میں پڑے

كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۹۴﴾

- اس آیت کریمہ میں اللہ نے دو بار ارشاد فرمایا کہ تم تحقیق کر لیا کرو

یہ تحقیق کس بات کی؟

- کسی قبیلے پر حملہ کرنے سے پہلے اس بات کی تحقیق کہ وہاں مسلمان تو نہیں
- اگر اس بات کا امکان ہو کہ اس قبیلے میں مسلمان بھی موجود ہیں تو پھر جس طرح حدیث میں آیا ہے کہ اس بستی یا اس قبیلے پر حملہ کرنے سے پہلے اذان کہو تا کہ مسلمان باخبر ہو جائیں اور وہ اپنے بچاؤ کی تدبیر کر لیں اور یا بروقت مسلمانوں سے رابطہ کر لیں

← مومنین کو اس بات کا پابند کیا گیا کہ وہ جہاد کیلئے سفر کے دوران راستے میں ملنے والے مشکوک افراد کو ان کا کفر واضح ہونے سے پہلے قتل نہ کریں۔

← مسلمانوں کو چاہیے کہ جہاد کیلئے روانہ ہوتے وقت، مد مقابل لشکر اور وہاں موجود افراد کے اسلام و کفر کے بارے میں تحقیق کریں۔ (یہ مقصد حاصل کرنے کیلئے ایک اطلاعاتی ادارے کی ضرورت)

← اظہار اسلام کی صورت میں، دشمن کے قتل کی حرمت

← اسلام پر دلالت کرنے والی علامت کے ساتھ لوگوں کے اسلام کو قبول کرنا ضروری ہے

← اسلام کا اظہار کرنے والے کی تکفیر، حرام ہے۔

لَا يَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ

لَا يَسْتَوِی - برابر نہیں ہوتے

(س و ي)

اِستَوَى يَسْتَوِي ، اِسْتَوَاءً - برابر ہونا (VIII)

الْقٰعِدُوْنَ - بیٹھنے والے

قَعَدَ يَقْعُدُ ، قُعُودًا - بیٹھنا

قَاعِد - بیٹھنے والا

قَاعِدُون - بیٹھنے والے

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ - مؤمنوں میں سے

غَيْرُ اُولِی الضَّرَرِ - جو بغیر تکلیف والے ہوں

اُولِي- والے

وَ الْمُجٰهِدُوْنَ - اور جہاد کرنے والے

فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں

بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ - اپنے اموال سے اور اپنی جانوں سے

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ - زیادہ بلند کیا اللہ نے جہاد کرنے والوں کو

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ﴿۹۵﴾

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ - اپنے اموال سے اور اپنی جانوں

عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً - بیٹھ جانے والوں پر درجے کے لحاظ سے

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ - اور سب سے وعدہ کیا اللہ نے

الْحُسْنٰى - خوبصورت

وَفَضَّلَ اللّٰهُ - اور زیادہ کیا اللہ نے

الْمُجٰهِدِيْنَ - جہاد کرنے والوں کو

عَلَى الْقٰعِدِيْنَ - بیٹھ جانے والوں پر

اَجْرًا عَظِيْمًا - ایک شاندار اجر کے لحاظ سے

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ
وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ
اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ ﴿۹۵﴾

مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو کسی معذوری کے بغیر گھر بیٹھے رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں، دونوں کی حیثیت یکساں نہیں ہے اللہ نے بیٹھنے والوں کی بہ نسبت جان و مال سے جہاد کرنے والوں کا درجہ بڑا رکھا ہے اگرچہ ہر ایک کے لیے اللہ نے بھلائی ہی کا وعدہ فرمایا ہے، مگر اُس کے ہاں مجاہدوں کی خدمات کا معاوضہ بیٹھنے والوں سے بہت زیادہ ہے

Those believers who sit at home, unless they do so out of a disabling injury, are not the equals of those who strive in the way of Allah with their possessions and their lives. Allah has exalted in rank those who strive with their possessions and their lives over those who sit at home; and though to each Allah has promised some good reward, He has preferred those who strive (in the way of Allah) over those who sit at home for a mighty reward.

لَا يَسۡتَوِى الۡقٰعِدُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ غَيۡرُ اُولِى الضَّرَرِ وَ الۡمُجٰهِدُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ ‌ؕ

جہاد کی ترغیب اور اس کے مختلف درجات

- اس آیت مبارکہ کے مخاطبین کون؟
- یہاں پہ ان لوگوں کا ذکر نہیں جن کو جہاد پر جانے کا حکم دیا جائے اور وہ بہانے کر کے بیٹھ رہیں۔ یا نفیر عام ہو اور جہاد فرض عین ہو جائے پھر بھی وہ جنگ پر جانے سے جی چرائیں (یہ تو فرض کی عدم ادائیگی ہے)
- یہاں ذکر ان بیٹھنے والوں کا ہے جو جہاد کے فرض کفایہ ہونے کی صورت میں میدان جنگ کی طرف جانے کے بجائے دوسرے کاموں میں لگے رہیں۔ اور جہاد پر نہ جانے کا کوئی عذر بھی نہیں
- ان لوگوں کو جان لینا چاہیے کہ وہ خدا کے ہاں اجر کے لحاظ سے ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جو آج خدا کی راہ میں جان و مال دونوں سے جہاد کر رہے ہیں۔ اگرچہ اس اعتبار سے دونوں گروہ اللہ کے ہاں اچھے اجر کے مستحق ہیں
- دونوں اسلام کے مخلص ہیں، ان میں سے منافق اور اسلام کا بدخواہ کوئی بھی نہیں ہے تاہم مجاہدین کا درجہ اللہ کے ہاں بہت اونچا ہے۔ ان کے لیے خدا کے ہاں اجر عظیم ہے۔
- اس آیت نے جہاد کی ترغیب و تشویق کے ساتھ یہ بات بھی واضح فرمادی کہ اگرچہ وہ مسلمان جو بغیر کسی عذر و مجبوری کے جہاد میں عملاً حصہ نہیں لے رہے ہیں درجے اور مرتبے میں راہ خدا میں لڑنے والے مجاہدین کے برابر نہیں

دَرَجٰتٍ مِّنۡهُ وَ مَغۡفِرَةً وَّ رَحۡمَةً ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۹۶﴾

دَرَجٰتٍ مِّنۡهُ - درجات ہوتے ہوئے اس (کی طرف) سے

وَ مَغۡفِرَةً - اور مغفرت ہوتے ہوئے

وَّ رَحۡمَةً - اور رحمت ہوتے ہوئے

وَ كَانَ اللّٰهُ - اور اللہ ہے

غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا -بے انتہا بخشنے والا ، بہت رحم کرنے والا

اُن کے لیے اللہ کی طرف سے بڑے درجے ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے، اور اللہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے

For them are ranks, forgiveness, and favours from Him. Allah is All-Forgiving, All-Compassionate.

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۭ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ

اِنَّ الَّذِيْنَ - بیشک وہ لوگ

تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ - جان لیتے ہیں جن کی فرشتے

تَوَفّٰى يَتَوَفّٰى ، تَوَفِّيًا - پورا پورا لینا
روح قبض کرنا، جان لینا (۷)

تَوَفّٰهُمْ - اصل میں يَتَوَفّٰهُمْ تھا، ایک تاء حذف ہو گئی

ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ - ظلم کرنے والے تھے اپنی جانوں پر

ظَالِمِيْٓ - اصل میں ظَالِمِيْنَ تھا
اضافت کی وجہ سے جمع کا نون گر گیا

قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ - وہ کہتے ہیں کس (حال) میں تم تھے

قَالُوْا كُنَّا - وہ کہتے ہیں ہم

مُسْتَضْعَفِيْنَ - کمزور تھے

مُسْتَضْعَفِيْنَ ، مُسْتَضْعَف کی جمع (کمزور)

فِي الْاَرْضِ - زمین میں

قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۙ﴿۹۷﴾

قَالُوْٓا - وہ (فرشتے) کہتے ہیں

اَلَمْ تَكُنْ - کیا نہیں تھی

تَكُنْ - اصل میں تَكُوْنُ تھا، نون لَم کی وجہ سے گرگیا

اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً - اللہ کی زمین وسیع

فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا - تو تم ہجرت کرتے اس میں

فَاُولٰٓئِكَ - پس وہ لوگ ہیں

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ - جن کا ٹھکانا جہنم ہے

مَاْوٰی - ٹھکانہ

وَسَآءَتْ - اور کتنی بری ہے وہ

سَاءَ يَسُوْءُ ، سَوْءٌ - برا ہونا

مَصِيْرًا - لوٹنے کی جگہ

مَصِيْرٌ - لوٹنے کی جگہ

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي
الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ
جَهَنَّمُ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ۙ﴿۹۷﴾

جو لوگ اپنے نفس پر ظلم کر رہے تھے اُن کی روحیں جب فرشتوں نے قبض
کیں تو ان سے پوچھا کہ یہ تم کس حال میں مبتلا تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ
ہم زمین میں کمزور و مجبور تھے فرشتوں نے کہا، کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی کہ
تم اس میں ہجرت کرتے؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور بڑا ہی برا
ٹھکانا ہے

While taking the souls of those who were engaged in wronging themselves, the angels asked: 'In what circumstances were you?' They replied: 'We were too weak and helpless in the land.' The angels said: 'Was not the earth of Allah wide enough for you to emigrate in it?' For such men their refuge is Hell - an evil destination indeed.

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰٮهُمُ الْمَلٰٓٮِٕكَةُ ظَالِمِىْۤ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ قَالُوْۤا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا

دین وایمان کی حفاظت سب سے مقدم

یہ حکم کن لوگوں کے بارے میں ؟

- اس آیتِ کریمہ میں مذکور وہ لوگ مراد ہیں جو اسلام قبول کرنے کے بعد بھی ابھی تک بلا کسی مجبوری و معذوری کے اپنی کافر قوم ہی کے درمیان مقیم تھے اور نیم مسلمانہ اور نیم کافرانہ زندگی بسر کرنے پر راضی تھے، درآنحالیکہ ایک دارالاسلام مہیا ہوچکا تھا جس کی طرف ہجرت کرکے اپنے دین واعتقاد کے مطابق پوری اسلامی زندگی بسر کرنا ان کے لیے ممکن ہوگیا تھا (جس کا انہیں حکم بھی اور ترغیب بھی دی گئی)
- یہ اُن کا اپنے نفس پر ظلم تھا کیونکہ اُن کو پوری اسلامی زندگی کے مقابلہ میں اس نیم کفر و نیم اسلام پر جس چیز نے قانع ومطمئن کر رکھا تھا وہ کوئی واقعی مجبوری نہ تھی، بلکہ محض اپنے نفس کے عیش اور اپنے خاندان، اپنی جائیداد واملاک اور اپنے دنیوی مفاد کی محبت تھی جسے انھوں نے اپنے دین پر ترجیح دی
- اِسی کو اُن کا اپنی جانوں پہ ظلم قرار دیا گیا ہے کہ انہوں نے ہجرت کی استطاعت کے باوجود دارالکفر میں پڑے رہنا پسند کیا، چھپ چھپ کر نماز پڑھنے اور دین کے ایک محدود سے حصے پر عمل سے ہی مطمئن ٹھہرے اور اسی کو اسلامی زندگی سمجھ لیا تھا - حالانکہ اللہ نے تمہیں ایک دین دیا، دین کے اظہار (دنیا پہ غلبے) کا راستہ بتایا اور تم یہ بحر بیکراں چھوڑ کر ایک جوئے کم آب پہ راضی ہوگئے

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا

- دین کا یہ محدود تصور رکھنے والے علماء و مشائخ پہ علامہ اقبالؒ نے کڑی تنقید کی، جب ان کی طرف سے یہ بات سامنے آئی کہ برطانوی سامراج کے زیر تسلط متحدہ ہندوستان میں ہماری مسجدیں ہیں، بزرگوں کے مزار ہیں ، مدارس ہیں ، ہمیں نمازیں پڑھنے کی اجازت ہے اور ہم کس بات کی آزادی چاہتے ہیں ؟
- اس پر علامہؒ نے فرمایا:

ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت   ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

- اُن لوگوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ جب فرشتے ان کی جانیں قبض کریں گے تو ان سے پوچھیں گے جب ایک جگہ خدا کے باغیوں کا غلبہ تھا اور خدا کے قانون شرعی پر عمل کرنا ممکن نہ تھا تو وہاں رہنا کیا ضرور تھا؟ کیوں نہ اس جگہ کو چھوڑ کر کسی اسی سرزمین کی طرف منتقل ہو گئے جہاں قانون الٰہی کی پیروی ممکن تھی؟
- وہ جواب میں کہیں گے کہ ہم اپنے وطن میں بڑے بے بس تھے۔ تو ان کو بتایا جائے گا کہ وہ انہوں نے دراصل ہوس اور اپنے مفادات کی خاطر اللہ کے لیے ہجرت کرنا پسند نہ کیا اور غلامی کی سی زندگی قبول کی
- غلامی و بے بسی اللہ کا عذاب ہے اور وہ لوگ سخت ظالم ہیں جو حریت وآزادی جیسی نعمت سے محروم ہیں لیکن اس صورتحال سے نکلنے کے لیے کوئی جدوجہد کرنے کو تیار نہیں
- فرشتے انہیں کہیں گے کہ کیا خدا کی ساری زمین تمہارے ارادوں کی تکمیل کے لیے ناکافی تھی؟ تم نے کیوں وہاں جا کر رہنا پسند نہیں کیا جہاں آزادی کے ساتھ تم اعلائے کلمۃ اللہ کے فریضے کو ادا کر سکتے ؟

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹۸﴾

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ - سوائے اس کے کہ کمزور ہوں

مُسْتَضْعَف کی جمع مُسْتَضْعَفِيْن

مِنَ الرِّجَالِ - مردوں میں سے

وَ النِّسَآءِ - اور عورتوں میں سے

وَ الْوِلْدَانِ - اور بچوں میں سے

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ - وہ استطاعت نہ رکھتے ہوں

حِيْلَةً - کسی تدبیر کی

حِيْلَة - بہانہ، چارہ، تدبیر، مہارت، قدرت

وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ - اور وہ نہ پاتے ہوں

اِهتَدَى يَهْتَدِي ، اِهْتَدَاءً - رہنمائی / ہدایت پانا (VIII)

سَبِيْلًا - کوئی راستہ

فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٩٩﴾

فَاُولٰٓئِكَ - تو وہ لوگ ہیں

عَسَى اللّٰهُ اَنْ - امید ہے کہ اللہ

عَسَى - حرفِ امید

يَّعْفُوَ عَنْهُمْ - درگزر کرے جن سے

وَكَانَ اللّٰهُ - اور ہے اللہ

عَفُوًّا غَفُوْرًا - بے انتہا درگزر کرنے والا، بے انتہا بخشنے والا

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّ
لَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹۸﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَ كَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا
غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾

ہاں جو مرد، عورتیں اور بچے واقعی بے بس ہیں اور نکلنے کا کوئی راستہ اور ذریعہ نہیں پاتے۔ بعید نہیں کہ اللہ انہیں معاف کر دے، اللہ بڑا معاف کرنے والا اور درگزر فرمانے والا ہے

Except the men, women, and children who were indeed too feeble to be able to seek the means of escape and did not know where to go .
May be Allah shall pardon these, for Allah is All-Pardoning, All-Forgiving.

محمد اقبال

اِلَّا الۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الۡوِلۡدَانِ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ حِيۡلَةً وَّ لَا يَهۡتَدُوۡنَ سَبِيۡلًا ۙ﴿۹۸﴾

عذاب سے استثنیٰ

- وہ تمام غیر معذور مسلمان جنہوں نے حکم اور استطاعت کے باوجود ہجرت نہیں کی ان کی سزا جہنم بتائی گئی
- اس سزا سے استثنیٰ وہ حقیقی بے بس اور معذور مرد عورتیں اور بچے ہیں جو وہاں سے نکلنے کی نہ تو کوئی تدبیر کر سکتے ہیں اور نہ ان کے لیے کوئی راہ کھل رہی ہے
- یہ گروہ ہجرت کی توانائی اور مشرکین و کفار کے تسلط سے فرار کرنے کی قدرت نہیں رکھتے
- قرآن نے انہیں مستضعفین قرار دیا ہے، ان کے بارے میں امید ہے کہ اللہ انہیں معاف فرمائے گا
- حضور اکرم ﷺ نے مکہ میں بچے کھچے لوگوں کو پیغام ہجرت بھیجا اور کہا تم مکہ چھوڑ دو، یہ آیات ہجرت ان تک پہنچیں۔ حضرت جندب بن حمزہ رضی اللہ عنہ جو انتہائی پیرانہ سالی کی عمر میں تھے شوق ہجرت میں بے تاب ہوگئے، کہنے لگو، بچو، مجھے چارپائی پر لاد کر مدینے لے چلو، میں غیر مستطیع ہوں۔
- **ہجرت کی علت** : اپنا وطن چھوڑ کر مدینے کی اسلامی ریاست کی طرف ہجرت کرنا بذات خود تو کوئی مقصد نہ تھا، اس کی اصل علت تو یہ تھی کہ وہاں اسلامی نظام زندگی کو بروئے کار نہیں لایا جاسکتا تھا خاص کر اجتماعی زندگی میں تو اسلامی احکام کو بروئے کار لانے کا تصور بھی مشکل تھا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے ہجرت فرض کی گئی (انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اسلام + اسلامی احکام کے مطابق اجتماعی اداروں کا قیام)

وَمَنۡ يُّهَاجِرۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ يَجِدۡ فِى الۡاَرۡضِ مُرٰغَمًا كَثِيۡرًا وَّسَعَةً‌ ؕ وَمَنۡ يَّخۡرُجۡ مِنۡۢ بَيۡتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ

وَمَنۡ يُّهَاجِرۡ - اور جو ہجرت کرے گا

فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں

يَجِدۡ فِى الۡاَرۡضِ - تو وہ پائے گا زمین میں

مُرٰغَمًا كَثِيۡرًا - جانے کی کثیر جگہیں

(ر غ م)

رَغِمَ يرغَمُ ، رَغمًا - خاک آلودہ کرنا، کسی کو نیچا دکھانے کی کوشش کرنا

مُراغَم - (ظرف مکان) وہ جگہ دوسروں سے کوشش اور تنازع میں پڑ کر حاصل کی جائے

وَّسَعَةً - اور کشادگی

(و س ع) وسِعَ يَسَعُ ، سَعَةً وسِعَةً - کشادہ ہونا

سَعَةً - کشادگی

سَعَةً - کا استعمال مقام کی کشادگی کے لیے بھی اور حالت کے لیے بھی

وَمَنۡ يَّخۡرُجۡ - اور جو نکلتا ہے

مِنۡۢ بَيۡتِهٖ مُهَاجِرًا - اپنے گھر سے ہجرت کرنے والا ہوتے ہوئے

ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾

اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ - اللہ اور اس کے رسول کی طرف

ثُمَّ - پھر

يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ - آ لیتی ہے اس کو موت

أَدْرَكَ يُدْرِكُ ، إدراكًا - پالینا

اِدْراك - جاننے کے معنی بھی اس لیے-گہرائی میں جاکر کسی چیز کو پا (جان) لینا

فَقَدْ وَقَعَ - تو واقع ہو چکا ہے

وَقَعَ يَقَعُ ، وَقْعًا و وُقُوعًا - واقع ہونا
یقینی ہونا، ثابت ہونا، لازم ہونا

اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ - اس کا اجر اللہ پر

وَكَانَ اللّٰهُ - اور اللہ ہے

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا - بے انتہا بخشنے والا، بہت رحم فرمانے والا

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ
بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۠﴿۱۰۰﴾

جو کوئی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں پناہ لینے کے لیے بہت جگہ
اور بسر اوقات کے لیے بڑی گنجائش پائے گا، اور جو اپنے گھر سے اللہ اور
رسول کی طرف ہجرت کے لیے نکلے، پھر راستہ ہی میں اُسے موت آ جائے
اُس کا اجر اللہ کے ذمے واجب ہو گیا، اللہ بہت بخشش فرمانے والا اور رحیم ہے

He who emigrates in the way of Allah will find in the earth enough room for refuge and plentiful resources. And he who goes forth from his house as a migrant in the way of Allah and His Messenger, and whom death overtakes, his reward becomes incumbent on Allah. Surely Allah is All-Forgiving, All-Compassionate.

وَمَنۡ يُّهَاجِرۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ يَجِدۡ فِى الۡاَرۡضِ مُرٰغَمًا كَثِيۡرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنۡ يَّخۡرُجۡ مِنۡۢ بَيۡتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ثُمَّ يُدۡرِكۡهُ الۡمَوۡتُ

ہجرت پر دنیوی اور اخروی برکات کے دعوے

- گذشتہ آیات میں ہجرت پر ترہیب کا اسلوب - ہجرت کے حکم پر ہجرت نہ کرنے والے غیر معذور مسلمانوں کو عذابِ الٰہی کی وعید
- اب اس آیت کریمہ میں ہجرت پر ترغیب کا اسلوب — اس ضمن دو باتیں ارشاد ہوئیں:

1. جو آدمی اللہ کے راستے میں ہجرت کرتا ہے یعنی اس کا مقصد صرف اللہ کی رضا کا حصول، آپ ﷺ کی صحبت سے فیض اٹھانا، مسلمانوں کی اجتماعی قوت کا حصہ بننا اور وقت کے ساتھ ساتھ نازل ہونے والے احکام کے لیے اپنے آپ کو آمادہ رکھنا ہے۔ ایسے آدمی کے لیے اللہ نے بیش بہا اخروی نعمتیں رکھی ہیں،

   اُولٰٓئِكَ يَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَ اللّٰهِ (یہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں)، اَعۡظَمُ دَرَجَةً عِنۡدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ (یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑے درجہ میں ہیں اور یہی لوگ کامیاب اور بامراد ہیں)

2. اخروی نعمتوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ انہیں دنیوی نعمتوں سے بھی سرفراز فرمائے گا، وہ انہیں (۱) مُرٰغَمًا كَثِيۡرًا (۲) سَعَةً عطا فرمائے گا

- مراغم کے معنی ایک زمین سے دوسری زمین کی طرف منتقل ہونا اور منتقل ہونے کی جگہ بھی، اس لیے اس کا ترجمہ پناہ گاہ کیا گیا ہے- جو گھر بار، جائداد اور کاروبار اللہ کی راہ میں چھوڑے اللہ اس سے بہتر عطا فرمائیگا

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ

- دوسرا لفظ ہے سَعَةً اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز میں وسعت عطا فرمائے گا اور وسعت اسی وقت نصیب ہو سکتی ہے جب اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو غلبہ اور سربلندی عطا فرمائے
- چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جن لوگوں نے مکہ معظّمہ یا دوسرے قبیلوں سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ کو اپنا وطن بنایا اللہ نے انھیں ساری نعمتیں عطا فرمائیں، چند ہی سالوں میں پورا جزیرہ عرب ان کے قدموں میں ڈال دیا اور دیکھتے دیکھتے عجم کی قوتیں بھی ان کے سامنے سرنگوں ہو گئیں
- صرف دس سالوں میں بارہ لاکھ مربع میل کے علاقے میں وہ حکمران ہوگئے اور اس کے بعد خلافت راشدہ میں یہ قافلہ بڑھتا ہی چلا گیا حتیٰ کہ خیر کا ایک ایسا طوفان بن گیا کہ مزاحمت کی تمام قوتیں اس کے سامنے دم توڑ گئیں۔
- حضرت ابوہریرہؓ جو کبھی بھوک کی شدت سے بے ہوش ہو جاتے تھے اور کھانے کے لیے روٹی میسر نہیں آتی تھی وہ مختلف علاقوں کے گورنر رہے
- خود اپنی سابقہ زندگی کا ذکر کرکے اپنے آپ کو مخاطب فرماتے کہ اے ابوہریرہ تو وہی ہے نا کہ فلاں قبیلہ کا نوکر تھا اور تجھے تنخواہ کے طور پر صرف پیٹ بھرنے کے لیے روٹی ملتی اور تیری ڈیوٹی یہ تھی کہ جب وہ لوگ سفر پہ جائیں تو تو ان کی سواریوں کے ساتھ پیدل چلے اور جب وہ کسی منزل پہ اتریں تو تو ان کے لیے جلانے کی لکڑیاں چن کر لائے۔ آج اسلام کی بدولت تو کہاں سے کہاں پہنچ گیا کہ لوگ تجھے امام اور امیر المومنین کہہ کر پکارتے ہیں

وَمَنۡ يَّخۡرُجۡ مِنۡۢ بَيۡتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ثُمَّ يُدۡرِكۡهُ الۡمَوۡتُ فَقَدۡ وَقَعَ اَجۡرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا

- اللہ تعالیٰ کے یہ وعدے یقیناً ان لوگوں کے ساتھ ہیں جو ہجرت کا سفر کر کے دارالھجرة میں پہنچ جائیں
- اگر کوئی شخص گھر سے نکلتے ہی یا سفر کے دوران دارالھجرة پہنچنے سے پہلے پہلے اللہ کو پیارا ہو جاتا ہے تو اس سے ہم اللہ کا وعدہ یہ ہے کہ فَقَدۡ وَقَعَ اَجۡرُهٗ عَلَى اللّٰهِ (کہ اس کا اجر اللہ کے ذمے ثابت ہو گیا) یعنی جنتی اخروی نعمتیں اللہ نے مہاجر کے لیے لکھی ہیں وہ ان تمام سے فیضیاب ہوگا۔ اور اپنے اخلاص کے مطابق نہ جانے کیسی کیسی نعمتوں سے نوازا جائے گا

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ (متفق علیه) ۔کے متعلق غلط فہمی

- "فتح مکہ کے بعد اب ہجرت نہیں ہے" اس سے یہ مراد لینا کہ اب تمام مسلمانوں کے لیے فتح مکہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں، صحیح نہیں ہے
- اس حدیث کے بارے میں اکثر علمائے کرام کی رائے یہ ہے کہ یہ کوئی دائمی حکم نہیں ہے بلکہ صرف اس وقت کے حالات میں اہل عرب سے ایسا فرمایا گیا تھا۔ جب تک عرب کا بیشتر حصہ دارالکفر و دارالحرب تھا اور صرف مدینہ و اطراف مدینہ میں اسلامی احکام جاری ہو رہے تھے، مسلمانوں کے لیے تاکیدی حکم تھا کہ ہر طرف سے سمٹ کر دار الاسلام میں آ جائیں۔ مگر جب فتح مکہ کے بعد عرب میں کفر کا زور ٹوٹ گیا اور قریب قریب پورا ملک اسلام کے زیر نگیں آ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اب ہجرت کی حاجت باقی نہیں رہی ہے۔ اس سے یہ مراد ہرگز نہ تھی کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے لیے تمام حالات میں قیامت تک کے لیے ہجرت کی فرضیت منسوخ ہو گئی ہے۔

اضافی مواد

Reference Material

ہجرت

- لفظ ہجرت " ھجر " سے ماخوذ ہے، ھَجَرَ یَھْجُرُ ، ھَجْرًا و ھِجْرانًا کے معنی دور ہونا، چھوڑ دینا، منہ پھیر لینا، ترکِ وطن کرنا ...
- انسان کا ایک جگہ سے دوسری جگہ کوچ کرنا " ہجرت " کہلاتا ہے
- ہجرت کے انگریزی میں Migration اور مہاجر کے لیے Emigrant, Migrator کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں
- یہ ایک دینی اور اسلامی تصور ہے اور اس کا استعمال بھی اسی نقطۂ نگاہ سے کیا جاتا ہے
- اسلامی اصطلاح میں دارلکفر (جہاں مسلمانوں پر زندگی تنگ کر دی گئ ہو، انہیں ظلم و ستم کا سامنا ہو اور دین کے احکام پر عمل کرنا مشکل ہو) سے دارالاسلام یا کسی ایسی جگہ چلے جانا جہاں زندگی پر امن ہو اور دین پر چلنا آسان ہو (زمین ظلم سے سرزمین عدل کی طرف جانا) ہجرت کہلاتا ہے
- یہ دین کا ایک تقاضا ہے کہ جہاں بھی رہ کر اللہ کی بندگی نہ کی جاسکے اور اس جگہ رہ کر انسان اپنے مقصدِ حیات کے ہدف تک نہ پہنچ سکے تو اسے چاہیئے کہ وہ اس جگہ کو چھوڑ دے اور ہجرت کر جائے اور وہ وہاں رہے جہاں رہ کر اس مقصد میں کامیاب ہو سکے
- اس کے مفہوم میں یہ شامل نہیں ہے کی پریشانیوں اور مشکلات سے بھاگا جائے اور دشمن کے لئے میدان کھلا چھوڑ دیا جائے مشکلات کا سامنا کرنے اور صبر کرنے کے بعد اگر کوئی چارہ نہ بچے تب ہجرت کرے

ہجرت (قرآن واحادیث میں)

- قرآن مجید میں ۳۱ مقامات پر ہجرت اور اسکے مشتقات کا استعمال ہوا ہے اور بعض آیات میں ہجرت کا تذکرہ ایمان، جہاد اور صبر کے ساتھ کیا گیا ہے
- قرآن کے وہ مقامات جہاں ہجرت کا مضمون بیان ہوا ہے ان میں سورۃ البقرۃ ۲۱۸، سورۃ آل عمران ۱۹۵، سورۃ النساء ۱۰۰، سورۃ الانفال ۷۲، سورۃ الانفال ۷۵، سورۃ النحل ۴۱، سورۃ النحل ۱۱۰، سورۃ الحج ۵۸ شامل ہیں
- ان آیات میں ہجرت کی ترغیب، ہجرت کا حکم، ہجرت کی فضیلت، ہجرت کرنے والوں کے لیے پسندیدگی اور انعامات، ان کے ساتھ اللہ کے وعدے اس دنیا میں اور آخرت میں، اور ان کے اعلیٰ درجات کا ذکر

ہجرت (احادیث مبارکہ میں)

- عَنْ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إنَّما الأعْمالُ بالنِّيَّةِ، وإنَّما لِامْرِئٍ ما نَوَى، فمَن كانَتْ هِجْرَتُهُ إلى اللهِ ورَسولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إلى اللهِ ورَسولِهِ، ومَن كانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيا يُصِيبُها أوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُها، فَهِجْرَتُهُ إلى ما هاجَرَ إلَيْهِ البخاري ومسلم
- تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق جزا ملے گی۔ جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہے، اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہو تو اس کی ہجرت اسی چیز کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی ہے۔

ہجرت (قرآن و احادیث میں)

- عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، أَنَّ أَبَا فَاطِمَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَدِّثْنِي بِعَمَلٍ أَسْتَقِيمُ عَلَيْهِ وَأَعْمَلُهُ؟، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " عَلَيْكَ بِالْهِجْرَةِ، فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهَا صحيح النسائي
- ابو فاطمہ ایادی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ایسا کام بتائیے جس پر میں جما رہوں اور اس کو کرتا رہوں، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: "تم پر ہجرت لازم ہے کیونکہ اس جیسا کوئی کام نہیں
- آپ ﷺ نے فرمایا ، أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ، وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا، وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ - (رواه مسلم و ابن خزيمة)، اسلام قبول کرنا اس سے پہلے کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے ، (اللہ کے راستے میں) ہجرت کرنا اس سے پہلے کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اور حج کرنا اس سے پہلے کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے
- عَنْ حَارِثَ الْأَشْعَرِيَّ رضي الله عنه قال ، قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللَّهُ أَمَرَنِي بِهِنَّ: السَّمْعُ، وَالطَّاعَةُ، وَالْجِهَادُ، وَالْهِجْرَةُ، وَالْجَمَاعَةُ» رواه أحمد والترمذي - رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا،اور میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے۔۱۔ سمع (سننا)، ۲۔اطاعت کرنا، ۳۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا، ۴۔ دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا، ۵۔ الجماعت میں رہنا

ہجرت (قرآن واحادیث میں)

- عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، أَنَّ أَبَا فَاطِمَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَدِّثْنِي بِعَمَلٍ أَسْتَقِيمُ عَلَيْهِ وَأَعْمَلُهُ؟، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" عَلَيْكَ بِالْهِجْرَةِ، فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهَا صحيح النسائي
- ابو فاطمہ الإیادی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ایسا کام بتائیے جس پر میں جما رہوں اور اس کو کرتا رہوں، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: "تم پر ہجرت لازم ہے کیونکہ اس جیسا کوئی کام نہیں
- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ قِيلَ فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيلَ فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ - نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: کون سے کام افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا: " ایسا ایمان جس میں شبہ نہ ہو، جہاد جس میں خیانت نہ ہو، اور حج مبرور "، پوچھا گیا: کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: " لمبے قیام والی نماز "، پوچھا گیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: " وہ صدقہ جو کم مال والا اپنی محنت کی کمائی سے دے "، پوچھا گیا: کون سی ہجرت افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: " ایسی ہجرت جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو چھوڑ دے - صحيح النسائي
- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرو قال رجلٌ: يا رسولَ اللهِ! أيُّ الهجرةِ أفضلُ قال: أن تهجر ما كرهَ ربُّك عز وجل آپ ﷺ سے پوچھا کہ کون سی ہجرت افضل ہے آپؐ نے فرمایا کہ ہر وہ چیز چھوڑنا جو ترے رب کو ناپسند ہے

ہجرت مدینہ

- واقعۂ ہجرت اسلامی تاریخ کا ایک تابناک باب ہے جس کے بغیر اسلامی تاریخ ادھوری رہ جاتی ہے، بلکہ اسلامی تاریخ کی وسعت اور اس کا ارتقاء واقعۂ ہجرت ہی سے وابستہ ہے، ہجرت کے بعد ہی اسلام مکہ کی بنجر زمین اور اسکی محدود چہار دیواری سے نکل کر آفاق عالم کی جانب اپنے سفر کا آغاز کر سکا
- ہجرت ساری انسانیت کے لیے حرکت، بیداری اور بے پناہ اولوالعزمی کا ایک انقلاب آفریں پیغام ہے
- ہجرت ہی سے ساری انسانیت کے لئے دنیا میں ایک نیا سویرا طلوع ہوا، اللہ تعالیٰ کے یہاں یہ بات طے شدہ تھی کہ اس کے محبوب بندے حضرت محمد ﷺ کی لگائی گئی صدا چار دانگ عالم میں پھیل جائے گی
- اس عظیم انقلاب کے لئے جب مکہ کی زمین تنگ کردی گئی تو قدرت نے ہجرت کی شکل میں ایسے اسباب پیدا کردیئے کہ اس عظیم دعوت کو کھلی فضا نصیب ہوئی اور پھر بالکل ایسا ہی ہوا
- ہجرت مدینہ، اسلامی تاریخ کا ایک فیصلہ کن موڑ تھا جس نے ایک فلاحی ریاست کے قیام کی راہ ہموار کی اور جو تیز ترین ترقی سے لے کر انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں ارتقا کا ہر پہلو سے ایک ماڈل اسٹیٹ ثابت ہوا
- مدینہ کو ہجرت زندگی سے راہ فرار کا کوئی اقدام نہیں تھا جیسا کہ بعض مستشرقین نے اس کی غلط توجیہ کی ہے بلکہ انسانی تاریخ کے عظیم ترین انقلاب کے لیے امکانات اور متبادل مرکز کے قیام کا ایک قدم تھا

ہجرت مدینہ – تقویمِ اسلامی کا آغاز

- ہجری تقویم (کیلنڈر) کا آغاز اور استعمال حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں صحابہؓ کرام کے مشورے کے بعد ۱۷ ہجری میں شروع ہوا۔
- اسلامی کیلنڈر (ہجری) کے افتتاح سے قبل عربوں میں مختلف واقعات سے سال کو موسوم کیا جاتا تھا۔ جس کی وجہ سے عربوں میں مختلف کیلنڈر رائج تھے اور ہر کیلنڈر کی ابتدا محرم الحرام سے ہی ہوتی تھی
- ہجرتِ مدینہ تاریخ اسلام بلکہ پوری انسانی تاریخ کے ایک نئے مرحلہ کا آغاز تھا جس نے انسانیت کی راہ کو بدل کے رکھ دیا
- حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہؑ خلافت میں جب ایک نئے اسلامی کیلنڈر کو شروع کرنے کی بات آئی تو صحابہؓ کرامؓ نے اسلامی کیلنڈر کی ابتدا کو نبی اکرمؐ کی ولادت یا نبوت یا ہجرتِ مدینہ سے شروع کرنے کے مختلف مشورے دیئے۔ آخر میں صحابہؓ کرام کے مشورہ سے ہجرتِ مدینہ منورہ کے سال کو بنیاد بنا کر ایک نئے اسلامی کیلنڈر کا آغاز کیا گیا۔
- ہجری کیلنڈر میں ایک سال میں ۳۵۴ دن اور 12 مہینے ہوتے ہیں، اور مہینہ 29 یا 30 دن کا ہوتا ہے
- شمسی اور ہجری کیلنڈر میں 10 یا 11 روز کا فرق ہونے کی وجہ سے بعض مخصوص عبادتوں کا وقت ایک موسم سے دوسرے موسم میں تبدیل ہوتا رہتا ہے اور یوں دنیا بھر کے مسلمانوں کو تمام یہ عبادات تمام موسموں میں ادا کرنے کا موقع مل جاتا ہے

ہجرت مدینہ کے اسباق

1. اللہ کی راہ میں مال و اسباب ، وطن اور رشتوں کی قربانی — اس دنیا کا مال واسباب و رشتہ و پیوند ہی وہ مرغوبات ہیں جن انسان کو طبعی طور پر بہت پسند ہیں، اللہ کی راہ میں ان سب کی قربانی دے کر انسان اپنے خلوص اور اللہ اور اس کے دین سے بڑھکر کسی اور چیز کو نہ چاہنے کا عملی ثبوت دیتا ہے

2. دعوت الی اللہ کا کام جاری رہنا چاہیے - جس شخص کے لیے اگر کسی جگہ پر دعوت کی راہ بند کردی جائے، اسے چاہئے کہ کسی دوسری جگہ منتقل ہو جائے جہاں وہ دعوت کا کام جاری رکھ سکے

3. ابتلاء وآزمائش ایمان والوں کے لیے سنتِ الہی رہی ہے- جنت جسمانی راحت سے حاصل نہیں ہو سکتی، بلکہ اطاعتِ الہی کی خاطر جد وجہد کرنے اور اس راہ میں آنے والی مشقتوں پر صبر کرنے سے حاصل ہوتی ہے (أَمۡ حَسِبۡتُمۡ أَن تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ وَلَمَّا يَأۡتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوۡا مِن قَبۡلِكُم ۖ مَّسَّتۡهُمُ الۡبَأۡسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلۡزِلُوا)

4. دین کے کام میں منصوبہ بندی کی اہمیت اور ظاہری اسباب اختیار کرنے کا سبق (ہجرت کے سفر کے اسباب، غار ثور، رہنمائے سفر وغیرہ)

5. ظاہری اسباب اختیار کرنے کے باوجود توکل، بھروسہ اور اعتماد اللہ کی ذات پر (آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ لَا تَحۡزَنۡ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا - غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے، اس کی بہترین مثال)

ہجرت مدینہ کے اسباق

6. دعوت الی اللہ کی ترویج اور نشر واشاعت کی راہ میں صبر واستقامت پر قائم رہنا واجب ہے

7. دین کے راستے میں ابتلا وآزمایش پر استقامت دکھانے پر اللہ کی طرف سے نصرت، مدد واستعانت — اللہ نے انہیں پوری دنیا پر فتح ونصرت عطا کی، مشرق سے لے کر مغرب تک ان کی ملکیت میں دے دی، شام، فارس اور مصران کے زیر نگیں ہوگئے

8. ہجرت کا ایک اہم سبق یہ ہے کہ ہر مشکل اور تنگی کے بعد آسانی وکشادگی ہے (بشرط استقامت)

اللہ تعالیٰ کے راستے میں محض اس کی خوشنودی کے لیے مشکلات کا سامنا کرنا اور استقامت دکھانا، اللہ مشکلات سے نکلنے کا سامان فراہم کرتا ہے - وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ جو لوگ ہمارے راستے میں جدوجہد کرتے ہیں یقیناً انہیں ہم اپنے راستے دکھائیں گے (29:69)

9. جو اللہ کے احکام وحدود کی حفاظت کرے، اللہ اس کی حفاظت کرتا ہے، جو اللہ کا تقوی اختیار کرے، اللہ اسے ہر بلاء ومصیبت سے محفوظ رکھتا ہے، اس کے لیے (ہر تنگی سے) نکلنے کا راستہ پیدا کردیتا ہے، جب قریش کے سرداروں نے نبی ﷺ کو قتل کرنے، یا آپؐ کو ملک بدر کرنے کی سازش کی تو اللہ نے آپ ﷺ کی حفاظت فرمائی، ان کی سازش سے آپ ﷺ کو بچا لیا اور آپ ﷺ کو عزت واکرام کے ساتھ بغیر کسی اذیت اور گزند کے مکہ سے نکال کر مدینہ پہنچا دیا

ہجرت مدینہ - مستشرقین کی غلط فہمی

- نبی اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کو مستشرقین نے ہجرت کی بجائے Flee اور Flight قرار دیا (جس کا ترجمہ فرار کیا جاسکتا ہے)
- یہ غلط فہمی سے زیادہ ایک علمی بد دیانتی ہے اور جان بوجھ کر مستشرقین کے علم کے نام پر پروپیگنڈے کے اسلوب کا حصہ ہے جس کے ذریعے سے انھوں نے بیک وقت اسلامی تاریخ، بعثتِ رسول کے مقاصد اور واقعہ ہجرت پر مبنی حقائق و نتائج بدلنے کی کوششیں کیں
- ہجرت اور فرار میں زمین و آسمان کا فرق ہے، حضورِ اکرم ﷺ اپنی دعوت کے لیے مکہ کے ایک متبادل مرکز (Alternate Base) کے لیے ایک عرصے سے سوچ رہے تھے اور اس کے لیے پہلے طائف کا انتخاب کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت یثرب کے لیے رکھی تھی
- ہجرت کے حوالے سے مستشرقین نے جو دوسرا زاویۂ نگاہ بدلنے کی کوشش کی وہ یہ تھا کہ مکہ سے مسلمانوں کی ہجرت کسی دینی مقصد یا اسلامی جذبہ کے تحت نہیں ہوئی تھی بلکہ ایک نئے دین کو قبول کرنے سے جب ان پر اقتصادی ناکہ بندی کردی گئی اور انہیں ایک خطرناک معاشی بحران سے دوچار ہونا پڑا اور مکہ میں ان کے لئے عرصۂ حیات تنگ کر دیا گیا تو انھوں نے ایک ایسی جگہ ہجرت کرنی چاہی جہاں وہ چین کا سانس لے سکیں اور ان کا اقتصاد بھی مستحکم ہو (حالانکہ مکہ میں حضرت ابو بکرؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ اور حضرت عثمانؓ کا تعلق مکہ کے متمول ترین افراد میں ہوتا تھا)

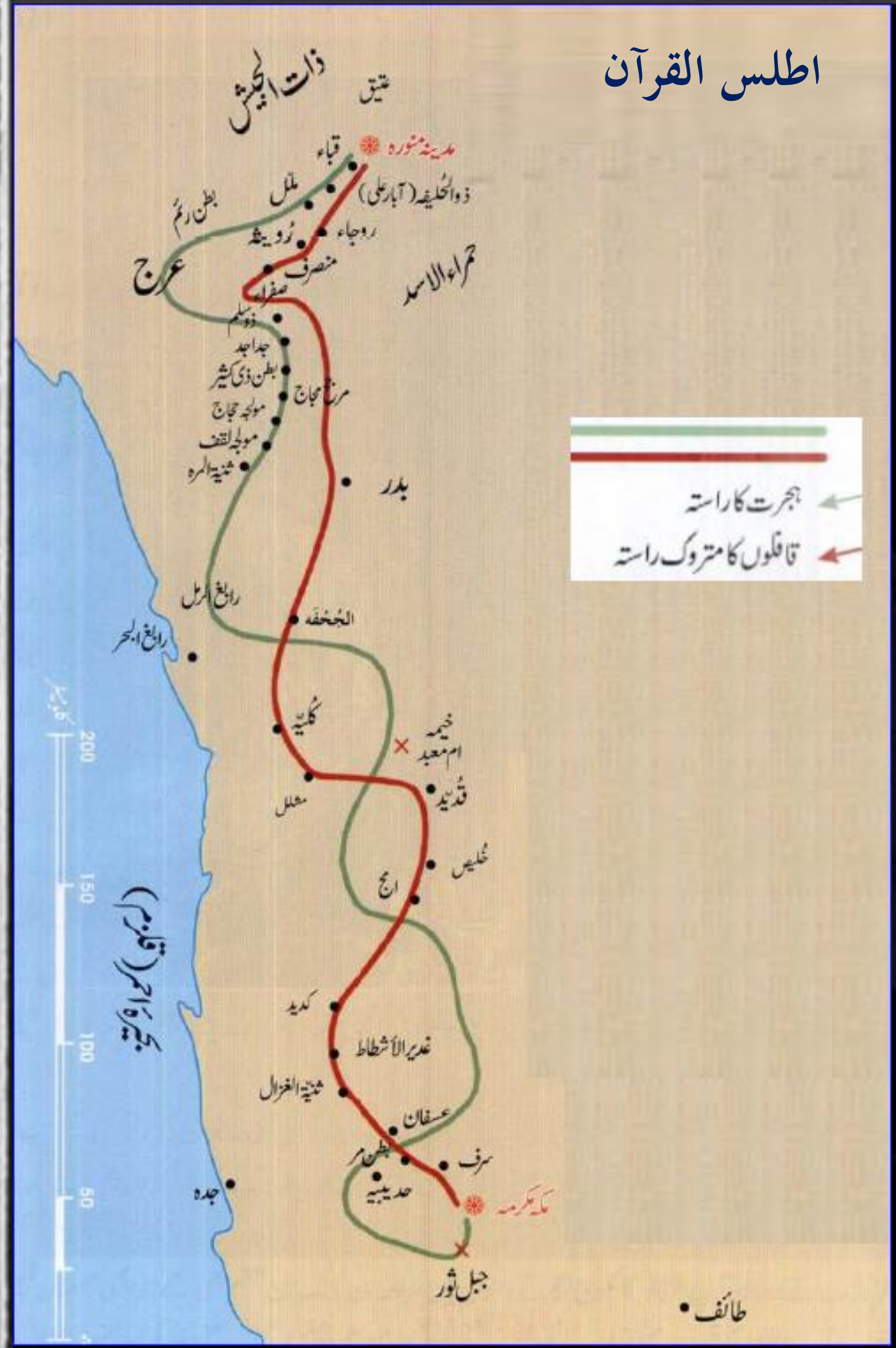

نبی اکرم ﷺ کا مکہ سے مدینہ ہجرت کا راستہ